Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
بروز ہفتہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۲/۲۷ | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۱۴ شہادت ۱۳۵۲ہش - ۱۴ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۸۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ـ ۱۳ شہادت ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ـ ۱۳ شہادت ـ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اہلیہ محترم چودھری ناصر محمد صاحب سیال) کی طبیعت گزشتہ چند دنوں سے خون کے دباؤ میں کمی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے آمین

محترم سید داؤد احمد صاحب کی صحت کیلئے

خاص طور پر دعائیں کی جائیں

ربوہ ـ ۱۳ شہادت ـ محترم سید داؤد احمد صاحب راولپنڈی سے واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپکی طبیعت تاحال خون کے دباؤ میں زیادتی اور بعض دیگر عوارضات کی وجہ سے ناساز ہے اور حالت قابلِ فکر ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میر صاحب کو کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں بالکل اکیلا اور گمنام تھا کوئی یہ قیاس نہ کرسکتا تھا کہ لاکھوں آدمی میرے ساتھ ہو جائیں گے

یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اپنے وعدہ اور پیشگوئی کے مطابق ایک کثیر جماعت مجھے عطا فرمائی

"میں بالکل اکیلا تھا اور کوئی مجھے جانتا نہ تھا۔ اور اُس وقت کی حالت سے عند العقل دُور از قیاس معلوم ہوتا تھا کہ میرے جیسے گمنام آدمی پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لاکھوں آدمی اُس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ مَیں اُس وقت کچھ بھی نہ تھا۔ تنہا و بیکس تھا۔ خود اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں مجھے یہ دُعا سکھاتا ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ؕ یہ دعا اس لئے سکھائی کہ وہ پیار رکھتا ہے اُن لوگوں سے جو دُعا کرتے ہیں کیونکہ دُعا عبادت ہے اور اُس نے فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دُعا کرو مَیں قبول کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغز اور مُخ عبادت کا دعا ہی ہے۔ اور دوسرا اشارہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا کے پیرایہ میں سکھانا چاہتا ہے کہ تُو اکیلا ہے اور ایک وقت آئے گا کہ تو اکیلا نہ رہے گا۔ اور مَیں پکار کر کہتا ہوں کہ جیسا یہ دن روشن ہے اسی طرح یہ پیشگوئی روشن ہے اور یہ امر واقعی ہے کہ مَیں اس وقت اکیلا تھا۔ کون کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ تیرے ساتھ جماعت تھی۔ مگر اب دیکھو کہ اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں کے موافق اور اس پیشگوئی کے موافق جو اُس نے ایک زمانہ پہلے خبر دی۔ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ کر دی۔ ایسی حالت اور صورت میں اس عظیم الشان پیشگوئی کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ جب کہ اسی کتاب میں یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ لوگ خطرناک طور پر مخالفت کریں گے اور اس جماعت کو روکنے کے لئے ہر قسم کی کوششیں کریں گے مگر مَیں ان سب کو نامراد کروں گا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹)

ربوہ میں جشن آئین کی تقریب خاص اہتمام سے منائی جا رہی ہے

ربوہ ـ ۱۳ اپریل ـ مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں پاکستان کا پہلا عوامی آئین منظور ہونے کی خوشی میں جشن آئین خاص اہتمام سے منایا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے تمام مرکزی ادارہ جات نیز ربوہ کے تمام تعلیمی اداروں میں ۱۲ - ۱۳ اپریل کو تعطیل عام ہے۔ رات کو صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید اور لجنہ اماء اللہ کے دفاتر پر۔ نیز مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ ٹاؤن کمیٹی اور تعلیمی ادارہ جات کی عمارتوں پر وسیع پیمانہ پر چراغاں کیا گیا۔

بہت سے احباب نے اپنے اپنے مکانات پر بھی چراغاں کیا۔ تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام اور سلامتی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

عمارات پر قومی پرچم لہرائے جا رہے ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کے لئے کھیلوں کا اور تقسیم انعامات کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے۔

پبلشر:- مسعود احمد دہلوی پرنٹر:- سید عبد الحی شاہ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۲ ماہ شہادت ۱۳۶۲ ہش

حزب اللہ میں شمولیت کی ایک لازمی شرط

قرآن مجید کی رو سے اللہ تعالیٰ نے اِقَامَۃِ الصَّلوٰۃ کے بعد دوسرا عمل صالح اِنْفَاقٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ کو قرار دیا ہے جیسا کہ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴) سے ظاہر ہے اور یہ دونوں اعمال صالحہ اللہ نے متقیوں کی لازمی صفات کے طور پر بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ہم اِقَامَۃِ الصَّلوٰۃ کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان ثمرات پر قبل ازیں روشنی ڈال چکے ہیں۔ ذیل میں ہم اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللّٰہ کی اہمیت پر روشنی ڈال کر اس کے عظیم الشان ثمرہ کو واضح کرتے ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (یعنی یہ کہ نماز تمام بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اِقَامَۃِ الصَّلوٰۃ کے ساتھ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو یہ ضمانت دی ہے کہ وہ ان کی بدیاں مٹا دے گا جیسا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ساتھ اپنے ایک مشروط وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ (المائدہ آیت ۱۳)

اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے) کہا کہ اگر تم نماز کو سنوار کر پڑھو گے اور زکوٰۃ دو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی ہر طرح مدد کرو گے اور اللہ کو اپنے مال کا ایک اچھا حصہ کاٹ کر دو گے تو میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں اور میں ضرور تم سے تمہاری بدیاں مٹا دوں گا اور تمہیں اپنے باغوں میں داخل کروں گا جن کے اندر نہریں بہتی ہوں گی۔ مگر جو شخص تم میں سے اس کے بعد انکار سے کام لے تو وہ سمجھ لے کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اِقامۃ الصلوٰۃ کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کو اس امر کی ایک حتمی ضمانت قرار دیا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے مومنوں کی نہ صرف یہ کہ اس دنیا میں بدیاں مٹا دے گا بلکہ انہیں اگلے جہان میں جنت کا وارث قرار دے گا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ کو مومنوں کی ایک لازمی صفت قرار دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت قائم کرنے اور انہی کی وساطت سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے متقیوں کی اس صفت پر خاص زور دیا اور اسی ضمن میں فرمایا:-

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳)

انفاق فی سبیل اللہ کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انفاق کی صرف عمومی تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے آگے بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کے قرآنی احکام پر کما حقہ عمل کو اپنی جماعت کے افراد کے لئے اس درجہ ضروری اور لازمی قرار دیا کہ اس کے بغیر وہ واقعی اور قطعی طور پر الٰہی جماعت میں شامل سمجھے ہی نہیں جا سکتے۔ آپ نے صاف اور واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی اس جماعت میں شامل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو خدائی راہ میں خرچ کرے گا اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ اسے مال سے نہیں بلکہ خدا سے محبت ہے اور اسی بنا پر وہ حزب اللہ میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی، صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھو دے گا۔"

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں حضور کی قوت قدسیہ کے زیر اثر دین کی ضروریات کو مقدم رکھنے کا ایک عظیم الشان جذبہ پیدا ہو گیا تھا، مال کی محبت ان کے دلوں سے نکل گئی تھی اور اسے خدا کی راہ میں قربان کر دکھانا ان کے لئے از حد آسان ہو گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کے جذبہ قربانی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں۔" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۷)

یہ انہیں ایثار پیشہ اصحاب مسیح موعود کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج کے دن تک جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے، اور اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں اشاعت و غلبہ اسلام کی راہ مسلسل ہموار ہو رہی ہے۔ ہمارا یہ ایک نہایت اہم فرض ہے کہ ہم نسلاً بعد نسل اپنے اموال بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کر کے تقویٰ شعاری کے معیار اور محک پر پورے اترتے چلے جائیں تا عند اللہ ہمیں حزب اللہ میں شمولیت کا شرف ہمیشہ ہی حاصل رہے۔ کیونکہ اپنے اموال کو بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کرنا تقویٰ شعاری اور حزب اللہ میں شمولیت کی ایک لازمی شرط ہے۔

الحاج جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

سپہر احمدیت کا وہ اک روشن ستارہ تھا — غریبوں کا تھا حامی اور یتیموں کا سہارا تھا
سراپا مرد مومن، پاک طینت نیک فطرت تھا — فرشتہ خصلت و تقویٰ شعار و خوش طبیعت تھا
سدا مخمور رہتا تھا مئے عشق محمدؐ سے — منور قلب پاکیزہ تھا اس کا حبّ احمدؑ سے
اسے فن وکالت میں تھی کافی دسترس حاصل — رہی تھی کامرانی اس کے ہر اک حال میں شامل
اگرچہ بہرہ ور تھا دنیوی اقبال و دولت سے — مزین تھا سراسر عجز و مسکینی کی نعمت سے
کمربستہ رہا ہر دم خلافت کی اطاعت میں — نمایاں تھا مقام اس کا جہان احمدیت میں
خلوص دل سے رستے دین کی بے لوث خدمت کی — اٹھائی ذمہ داری خوش سلیقے سے امارت[لہ] کی
یقیناً مل گئی خوشنودی رب جہاں اس کو — حیات جاوداں حاصل ہوئی ہے بے گماں اس کو

الٰہی غمزدوں کو صبر کی طاقت عطا کر دے
اور اسکی قبر کو لطف و کرم کے نور سے بھر دے

لہ آپ اٹھارہ برس تک جماعت احمدیہ لاہور کے امیر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ سے فرانکفرٹ تک

مکرم مولوی فضل الٰہی انوری مبلغ انچارج مغربی جرمنی

خاکسار اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ۱۵ تبوک ۱۳۵۱ھش مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء کو اہل ربوہ کی دعاؤں کے ساتھ ربوہ سے روانہ ہوا۔ دوسرے دن کراچی پہنچ کر بعض ضروری امور سرانجام دئے۔ اگلے دن علی الصبح یعنی ۱۷ تبوک کو کراچی سے روانہ ہو کر اسی دن قاہرہ پہنچا۔ اگرچہ لیگوس سے پاکستان جاتے ہوئے ۵ ماہ قبل بھی میں قاہرہ سے گذر چکا تھا۔ مگر اس وقت احباب جماعت مصر سے ملنے کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ اسبار خاکسار نے عزیزم مرزا منصور احمد خلف الرشید مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودہا کو جو حصول تعلیم کی خاطر قاہرہ میں مقیم ہیں۔ پہلے ہی اپنے پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کر دیا تھا۔ مگر ہوائی اڈے پر انہیں نہ پاکر کسی قدر فکر پیدا ہوا تاہم ٹیکسی کا انتظام کر کے شہر کو روانہ ہوا۔ قاہرہ مصر کا خوبصورت ترین شہر ہے۔ صاف ستھری اور کشادہ سڑکیں۔ درمیان میں ہرے بھرے درختوں کی قطاریں اور برق رفتاری سے چلنے والی جدید ترین طرز کی بسیں اور ٹراموے۔ ایک دلکش منظر پیش کر رہی تھیں۔ سڑک کے دو رویہ عالیشان عمارتیں عربوں کے فن تعمیر کی داد دے رہی تھیں۔ ان عمارتوں میں بڑے بڑے تجارتی محلات یورپ کو بھی مات کرتے نظر آتے تھے۔ قدرت نے عربوں کو حسن کی دولت سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ سڑکوں پر اور تجارتی مراکز کے اندر چلنے پھرنے والے انسان اس حسن کا منہ بولتا تصویر تھے۔ میں قاہرہ شہر کے تعمیری و تصویری جمال کو حیرت اور استعجاب سے دیکھتا ہوا کلیوپاترا ہوٹل میں پہنچا جہاں امورتی کمپنی نے میری رہائش کا انتظام کر رکھا تھا۔ وہاں کھانا کھایا اور رات گذاری۔

علی الصبح ٹیکسی لیکر استاذ السید محمد بسیونی صاحب کے دئے ہوئے پتہ پر ان کے مکان پر پہنچا ایک ادھیڑ عمر۔ خالص مصری لباس میں ملبوس نیز ڈاکٹر نے میرا استقبال کیا۔ یہی استاذ بسیونی صاحب تھے مجھے دیکھکر اور یہ معلوم کرکے کہ میں مرکز سلسلہ سے آیا ہوں بہت خوش ہوئے سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حال دریافت کیا چونکہ جمعہ کا روز تھا اس لئے کہنے لگے کہ اب جمعہ کی نماز تک یہیں ٹھہر جاؤ۔ یہی میری خواہش اور غرض تھی۔ یہ چند لمحات جو ان کی صحبت میں میسر آئے بہت ہی انمول تھے۔ مبلغین سلسلہ اور خلافت بزرگوں کے متعلق احوال کا ذکر کرتے رہے۔ اپنی تبلیغی سرگرمیوں اور اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کو بیان کیا۔ مجھے اپنی لائبریری دکھائی جو کتب سلسلہ سے لے کر بہت سی دیگر قیمتی مجلدات از قسم صحیح بخاری۔ تفسیر ابن کثیر وغیرہ پر مشتمل تھی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے تحریر فرمودہ دیباچہ تفسیر القرآن کا عربی ترجمہ کر رہے ہیں۔ نیز یہ افسوس ظاہر کیا کہ ملک میں سلسلہ کی کتب آنے پر پابندی ہے۔ ورنہ تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے اور کئی سعید روحیں صداقت احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جمعہ کی نماز کا وقت ہونے تک عزیزم مرزا منصور احمد صاحب کے علاوہ چار اور مصری احمدی دوست آ چکے تھے۔ سب نے اپنا اپنا تعارف کرایا اور اپنی اپنی بساط کے مطابق اخلاص اور محبت کا اظہار کرتے رہے۔ مجھے یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ عزیزم منصور احمد ان سب دوستوں میں اس قدر گھل مل چکے تھے اور یوں بے تکلفی سے عربی میں گفتگو کرتے تھے کہ گویا وہ برسوں سے وہاں رہ رہے ہوں۔ اس بے تکلفی میں جس کی تہہ میں اخلاص اور محبت کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی اس رشتہ اخوت کی چاشنی تھی جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت نصیب ہوا ہے۔

نماز کا وقت ہوا تو السید بسیونی صاحب نے نہایت فصیح عربی زبان میں خطبہ دیا۔ نماز پڑھانے کی سعادت اس عاجز کے حصے میں آئی۔ جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد السید بسیونی صاحب نے دسترخوان چنا۔ جس پر کئی قسم کے خالص عربی کھانے موجود تھے اور اہل عرب کی مثالی مہمان نوازی کو نمایاں حال پیش کر رہا تھا۔ مجھے ۲۰ سال قبل کا وہ زمانہ یاد آگیا۔ جب میں پہلی بار بیرون پاکستان کا سفر کرتے ہوئے دمشق میں پہنچا اور مجھے وہاں اپنے شامی مبلغ السید منیر الحصنی کے پاس کئی مہینے قیام کرنے کا موقع ملا۔ اکثر جماعتی دعوتوں کے موقعوں پر اسی قسم کے کھانے تیار کیا کرتے تھے

پچھلے پہر کا پروگرام یہ ٹھہرا کہ دوست مجھے مصر کی خاص خاص یادگاریں دکھائیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی یادگار طبعی طور پر اہرام مصر تھی جو وسط شہر سے کوئی ۱۵ میل دور الجیزہ کے مقام پر واقع ہیں۔ چنانچہ ہم السید بسیونی صاحب اور ایک اور مصری دوست السید محمد حلمی کی رہنمائی میں کوئی پون گھنٹہ میں وہاں پہنچ گئے۔ اہرام مصر اپنی ہیبت ناک ساخت کے ساتھ دور سے ہی دکھائی دینے لگے لیکن قریب پہنچکر جو چیز سب سے پہلے جاذب نظر ہوئی وہ رنگین اور بھڑکیلے پالانوں سے سجی ہوئی وہ اونٹنیاں تھیں جو اذا العشار عطلت کے ماتحت آبادیوں سے نکل کر اس ویرانے میں سیاحوں کی دلچسپی کا موجب بنی ہوئی تھیں۔ جب اہل یورپ ان مرصع اونٹنیوں پر سوار ہو کر اہرام مصر کے گرد بنی ہوئی پختہ سڑکوں پر جولانی کرتے ہیں تو انہیں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ بانی اسلام کی ایک چودہ سو سالہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ اونٹوں کے مالک چند پیسے کمانے کے لئے صبح سے شام تک انہیں اہرام کے پاس لئے پھرتے ہیں

دوسری حیرت مجھے اپنے دوستوں کے اس سوال سے ہوئی کہ کیا میں اہرام کے اوپر جانا پسند کروں گا یا "اندر" "اندر" کے لفظ سے میری دلچسپی بڑھی کیونکہ ہم تو اہرام کو پتھروں کے ایک مخروطی ڈھیر کے سوا کچھ نہ سمجھتے تھے۔ بغیر تردد کے یہی فیصلہ ہوا کہ ہرم کا "اندر" دیکھا جائے۔ میرے ساتھ اندر جانے کے لئے السید حلمی نے اپنے آپ کو پیش کیا جبکہ عزیزم منصور احمد ٹکٹ خریدنے گئے میں اس مخروطی پہاڑ کے دامن میں کسی اندر جانے والے راستہ کی تلاش کرنے لگا۔ ابھی میں اس راستہ کو تلاش نہ کر پایا تھا کہ السید محمد حلمی نے مخروطی پہاڑ کے دامن میں ایک کھوہ کی طرف اشارہ کیا۔ ہم ایک جانب سے سیڑھی نما پتھروں پر قدم رکھتے ہوئے اس کھوہ کی طرف جانے لگے جو قریب آنے پر ایک اچھا خاصا بڑا شگاف بن گئی۔ یہ ہرم جسے خاص طور پر سیاحوں کے دیکھنے کے لئے تیار کیا گیا ہے ان تین اہراموں میں سے ایک ہے جو فراعنہ مصر کی یادگار شمار کئے جاتے ہیں۔ ہر ہرم کسی خاص فرعون کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔ تاکہ اس کے مرنے کے بعد اس کی لاش کو خاص قسم کے مصالحوں سے محفوظ کر کے اس کے اندر رکھا جا سکے۔ گویا اہرام مصر گذشتہ زمانے کے مصری بادشاہوں کی قبریں ہیں ان تینوں بڑے اہرام کے اردگرد بیشمار چھوٹے چھوٹے اہرام بھی دیکھنے میں آئے جن میں سے اکثر مرور زمانہ سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہوں کی اقتدا میں کئی اور اہم لوگوں مثلاً امراء و وزراء کی لاشوں کو بھی اسی طرح محفوظ رکھنے کا رواج تھا۔ ان کی تعمیر کا زمانہ ۵۲۰۰ قبل مسیح سے ۲۵۰۰ قبل مسیح تک خیال کیا جاتا ہے۔

سب سے بڑا ہرم خوفو بادشاہ کا ہرم کہلاتا ہے۔ یہ ابتداء میں ۴۸۰ فٹ اونچا تھا۔ لیکن بعد میں کسی وجہ سے اس کی ۱۲ فٹ چوٹی اوپر سے اڑا دی گئی۔ یہ ہرم جس بنیاد پر کھڑا ہے اس کا رقبہ ۷۵۵ مربع فٹ یعنی ۱۳ ایکڑ ہے۔ اس کی تعمیر کے متعلق یونانی مورخ ہیروڈوٹس لکھتا ہے کہ ایک ایک لاکھ مزدوروں کے کئی گروہ ۳-۳ ماہ تک اس پر کام کرتے تھے۔ اور اس طرح پر ۲۰ سال میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ پہلے دس سال تو صرف سڑکیں تیار کی جاتی رہیں۔ جن پر پتھر گھسیٹ کر اس مقام تک لے جائے جاتے تھے اس ہرم میں اوسطاً ڈھائی ڈھائی ٹن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزن کے ۲۳۰۰۰۰۰ بلاک لگے ہوئے ہیں۔

اس عظیم الشان اور لاثانی تعمیری کارنامے سے جہاں فراعنہ مصر کی سطوت و جبروت کا پتہ چلتا ہے وہاں اس حقیقت کا بھی انکشاف ہوتا ہے کہ تاریخ ماضی کے یہ جابر سلاطین جو اپنی قوت و طاقت کے بل بوتے پر اپنے آپ کو خدائی کا درجہ دینے لگ گئے تھے۔ جب خدا کے ایک عاجز بندے کے سامنے نبرد آزما ہوئے تو ان کی تمام قوت و شوکت پارہ پارہ ہو کر رہ گئی اور آخر جس خدا کو وہ اپنے عالیشان برجوں پر چڑھ کر بھی نہ دیکھ سکے وہ خدا انہیں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ سمندر کی تہہ میں نظر آگیا۔ آج ان مغرور بادشاہوں کے آثار اینٹوں اور پتھروں کی شکل میں ایک عبرتناک سبق دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جب کہ ان کے مدمقابل کھڑے ہونے والے اللہ کے بندوں پر انسانیت اب بھی سلام اور درود بھیج رہی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اس بڑے ہرم کے تنگ راستے میں سے گذر کر دو درجن کے قریب پختہ سیڑھیاں ہمیں ایک ایسے ڈھلوان راستے تک لے گئیں جو ایک سرنگ کی صورت میں اوپر کو جاتا تھا۔ یہ سرنگ اتنی تنگ تھی کہ کافی جھکے بغیر اوپر جانا ناممکن تھا۔ السید حلمی نے مذاقاً کہا کہ یہ راستہ تنگ اس لئے بنایا گیا ہے کہ جب آدمی اس میں سے گذر کر فرعون کی قبر تک پہنچے تو اس کی کمر اس قدر خم ہو چکی ہو کہ وہ مجسم آداب بن کر پہنچے۔ یہ راستہ عبور کرنے کے بعد ہم ایک اور ڈھلوان گیلری میں پہنچے جس کی چھت اس قدر اونچی ہے کہ چار آدمی ایک دوسرے کے اوپر کھڑے ہو کر بھی گذر سکتے ہیں اس ۱۵۳ فٹ لمبی گیلری میں سے ہوتے ہوئے ہم آخر ایک کھلے کمرے میں پہنچ گئے۔ جس کی دیواریں۔ فرش اور چھت سب پتھر کے بڑے بڑے بلاکوں سے بنے ہوئے تھے۔ چھت ۹ بڑے بلاکوں سے بنی ہوئی ہے جو بغیر ستونوں کے کھڑی ہے۔ ان ۹ بلاکوں کا مجموعی وزن ۴۰۰ ٹن اندازہ کیا گیا ہے۔ اس کمرے کے اندر پتھر کا بنا ہوا قبر نما ایک صندوق بغیر ڈھکنے کے رکھا ہے اس فرعون کی لاش کے متعلق جس کے لئے یہ ہرم بنایا گیا تھا آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں گئی۔ تاریخ میں آتا ہے کہ ۸۲۰ء عیسوی میں جب خلیفہ المامون الرشید ہرم کو چیرتا ہوا اس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے لاش کو غائب پایا۔ اس کمرے کی چھت پر ہم نہیں گئے مگر رہنما نے بتایا کہ اس چھت کے اوپر پانچ خالی کمرے ہیں۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ یہ خلا اس لئے رکھا گیا ہے کہ بادشاہ کی قبر والے کمرے پر ہرم کے بالائی حصے کا براہ راست بوجھ نہ پڑے۔

اہرام مصر دیکھنے کے بعد مجھے اپنے مصری دوست دنیائے اسلام کی سب سے بڑی اور پرانی یونیورسٹی جامعۃ الازہر دکھانے کے لئے گئے اگرچہ اس یونیورسٹی میں جدید طرز کی عمارات کا بھی اضافہ ہو چکا ہے مگر اصل یونیورسٹی ایک بہت بڑی مسجد ہے جس کے صحن کے مختلف حصے مختلف کلاسوں کے لئے مخصوص ہیں اور جہاں طلبہ اب بھی قدیم طرز تعلیم کے مطابق استاد کے سامنے عملاً زانوئے تلمذ تہ کر کے بیٹھتے ہیں۔ ہم شام کے قریب مسجد جامعۃ الازہر میں داخل ہوئے اس وقت اس میں لیلۃ نصف شعبان کے سلسلے میں ایک خاص تقریب منائی جا رہی تھی اس لئے ہم زیادہ دیر وہاں نہ ٹھہر سکے اور چونکہ اب کافی دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے جامعۃ الازہر کا باقی حصہ دیکھنے کی تمنا دل ہی دل میں لیکر ہم واپس چل دئے۔

دوسرے دن علی الصبح میرے سفر کی آخری کڑی شروع ہوئی ہمارا جہاز دس بجے کے قریب قاہرہ سے پرواز کرتا ہوا مقامی وقت کے مطابق ڈھائی بجے فرانکفورٹ کے ہوائی اڈے پر بخیریت اترا۔ یہ نئی طرز کا اڈہ جو حال ہی میں تعمیر کی تکمیل کو پہنچا ہے دنیا میں اپنی طرز کا پہلا اڈہ شمار کیا جاتا ہے۔ ہوائی جہاز سے نکل کر ہمیں دوسرے ہوائی اڈوں کی طرح کسی بس کا انتظار کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ جہاز کا دروازہ ایک ایسی خودکار سرنگ کے ساتھ کھلا جو مسافروں کو سیدھا ہوائی اڈے کی عمارت کے اندر لے آتی ہے وہاں اس قسم کی کئی سرنگیں درست بیک وقت کئی جہازوں کے مسافروں کے استعمال کے لئے موجود ہیں چنانچہ ہم بغیر زمین پر قدم رکھے سیدھا ہوائی اڈے کی اوپر کی منزل پر پہنچ گئے۔ اندر پہنچ کر سارا کام "خود بخود" ہوتا نظر آیا۔ آنے اور جانے والے جہازوں کے وقتوں کا اعلان بورڈ پر حروف اور ہندسوں کی شکل میں آناً فاناً بن جاتا اور پھر آناً فاناً ختم بھی ہو جاتا۔ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر آنے جانے والی خودکار سیڑھیاں بلکہ مسافروں کو زیادہ چلنے سے بچانے کے لئے راستے بھی خود بخود چلتے جا رہے تھے۔ میں جرمن قوم کے ذوق تخلیق کی داد دیتا ہوا آخر اس ہال میں پہنچ گیا جہاں فرانکفورٹ کی جماعت کے احباب اپنے امام و مشنری انچارج برادرم مسعود احمد صاحب کی معیت میں عقیدت کے پھول لئے گلدستوں سے جمع تھے جن سے باری باری بغلگیر ہو کر بہت خوشی ہوئی تاہم بعض دیرینہ دوستوں سے مل کر خوشی انتہا کو پہنچ گئی۔ جن میں ایک ڈاکٹر الحاجی محمد عبدالہادی کیوسی اطالوی نومسلم دوست بھی تھے۔ جنہوں نے پانچ سال قبل اسی ہوائی اڈہ پر مجھے پرنم آنکھوں سے رخصت کیا تھا۔

ملاقات سے فارغ ہو کر ہم مسجد نور کو روانہ ہوئے جس کے جملہ حقوق کی حفاظت کا مقدس فریضہ اس عاجز کے سپرد ہونے والا تھا۔ ہاں وہی سبز گنبد والی مسجد جس کے دو لاٹ نما منارے آسمان کی طرف پرواز کرنے کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں۔ آج میں اس مسجد میں اللہ تعالیٰ کے نام کی منادی کرنے کے لئے اپنے آقا و خلیفہ کے ارشاد کی تعمیل میں حاضر ہو چکا ہوں

حفظانِ صحت

محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم سی میڈیکل آفیسر ہیلتھ
ٹاؤن کمیٹی ربوہ

ٹائیفائڈ مجازی کی انفیکشن مارچ اپریل میں شروع ہو جاتی ہے۔ احباب ٹائیفائڈ کے حفاظتی ٹیکے ابھی سے لگوانے کی فکر کریں جن احباب نے پچھلے سال حفاظتی ٹیکہ لگوایا تھا۔ وہ اس سال ویکسین کی ایک سی سی کا ٹیکہ ایک ہی مرتبہ لگوالیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ نصف سی سی کا ٹیکہ لگوا کر ایک ہفتہ بعد دوبارہ ایک سی سی کا ٹیکہ لگوائیں۔ اس طرح ایک سال کے لئے مؤثر حفاظت ہو جاتی ہے۔ جن احباب نے گذشتہ سال ٹیکہ نہیں لگوایا وہ اس سال بہرصورت نصف سی سی اور ایک ہفتہ بعد ایک سی سی ویکسین کا ٹیکہ لگوائیں صرف ایک ہی ٹیکہ لگوانے سے مؤثر حفاظت نہیں ہوتی۔ احتیاط فرمائیں کہ دوا یعنی ویکسین معیاری ہو۔ اور اثر زائل نہ ہو چکا ہو۔

۲۔ پاکستان کے بعض علاقوں میں چیچک نمودار ہونے کی اطلاعات مل رہی ہیں ہر بچہ جس کی عمر چھ ماہ ہو چکی ہے اس کو فوری طور پر چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگوائیں اگر بچہ کو کوئی جلدی بیماری ہے یا تیز بخار۔ کھانسی وغیرہ ہے۔ تو پہلے بچہ کا علاج کروا لیں۔ ورنہ یہ تکلیفیں بڑھ جانے کا شدید خطرہ ہے۔ ہر فرد جس نے گذشتہ پانچ سات سال کے دوران چیچک کا حفاظتی ٹیکہ نہیں لگوایا اب لگوا لیں۔

مندرجہ بالا ہر دو قسم کے ٹیکے ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں لگانے کا انتظام ہے۔

۳۔ ملیریا۔ اس سال بھی گذشتہ سال کی طرح وبائی شکل اختیار کرنے کا خطرہ ہے احباب اپنے طور پر اپنے مکانوں میں فلٹ کرتے رہیں اور دیگر حفاظتی اقدامات بھی اختیار کرتے رہیں ملیریا سے بچے رہنے کا مؤثر طریقہ یہ ہے کم سے کم ہفتہ میں ایک بار کلوروکوئین یا داراپرم کی ایک ایک گولی کھا لیا کریں۔

۴۔ سینڈ فلائی فیور یہ بخار تین دن پانچ دن یا سات دن لگاتار رہتا ہے اس کا موسم شروع ہو چکا ہے یہ مچھر کی ایک چھوٹی سی قسم کے کاٹنے سے ہوتا ہے اس کا نام Sand fly ہے جس کو پنجابی میں گنگی کہتے ہیں۔ اس کی جائے رہائش کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اینٹوں اور روڑوں کے ڈھیر مکانوں میں دراڑیں وغیرہ ہیں اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ احباب کو اس بخار سے بچنے کے لئے اپنے مکانوں اور ماحول کی صفائی کس قدر ضروری ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ صفائی کے متعلق وقتاً فوقتاً دی جانے والی ہدایات پر خود بھی عمل فرمائیں گے اور اپنے محلہ داروں کو بھی صفائی کی تلقین فرماتے رہیں گے۔

۵۔ پیچش کے بیمار کافی تعداد میں آ رہے ہیں۔ پیچش ٹائیفائڈ اور دست بچوں کے لئے خصوصاً مہلک ثابت ہوا کرتے ہیں۔ یہ سب مکھی۔ خراب پانی۔ خراب خوراک سے پیدا ہوتے ہیں اگر آپ حفظان صحت کے متعلق ہدایات پر عمل کریں گے۔ تو ان بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کے لئے ۵ مفید ادویات کا مجموعہ

کاجل نورِ عالم

بینائی کو تیز کرتا ہے آنکھوں کو بیماریوں سے بچاتا ہے
آنکھوں میں خوبصورتی کے اثرات پیدا کرتا ہے

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

افضل برادرز گوبندگڑھ (ربوہ)
شاہ نور فارمیسی فقسکار پور سندھ

دانت مت نکلوائیے

جناب ارجمند خان صاحب سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ:
میرے مسوڑھوں سے خون آتا تھا اور دانت میں درد بھی ہوتی تھی حتی کہ مسوڑھے اٹھنے کے بعد منہ میں خون بھرا ہوتا تھا ایلٹی پائیوریا استعمال کی جس سے میری دانتوں کی بیماری بفضلہ تعالیٰ بالکل رفع ہو گئی نہ خون آتا ہے نہ درد ہوتی ہے قیمت مکمل کورس ۱۰/- بذریعہ ڈاک ۱۱/۷۰

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور - کراچی - ربوہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۷ و ۶۰۶

درخواست دعا

میرے چھوٹے لڑکے کی ۴½ سالہ بچی تسنیم کوثر کی ریڑھ کی ہڈی کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ بچی تندرست و توانا اور چلنے پھرنے کے قابل ہو جاوے۔ آمین۔

محمد عبد اللہ
ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر جھنگ صدر

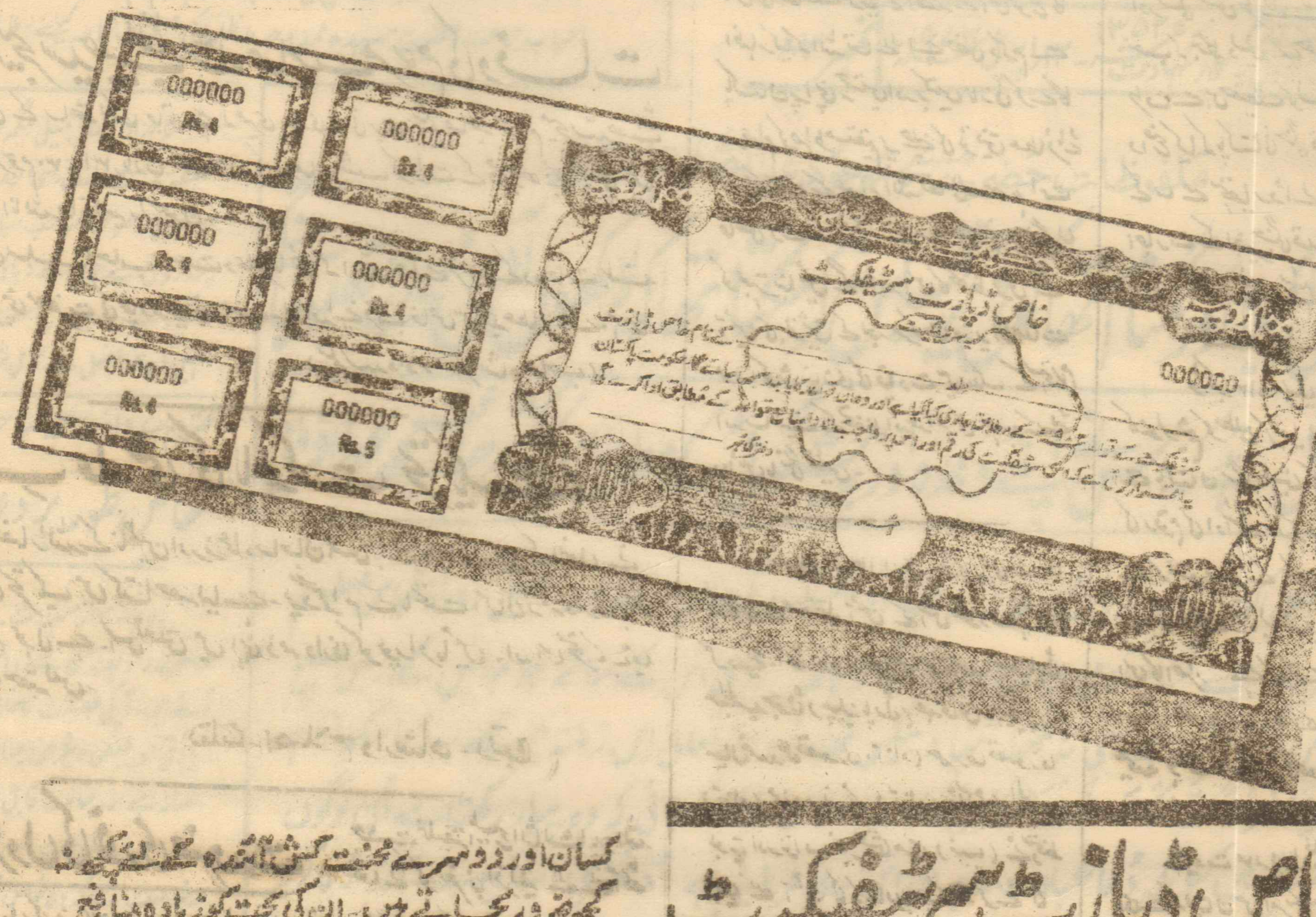

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

کسانوں اور محنت کشوں کیلئے ایک نئی اسکیم

دیہی اور شہری آبادی کے لوگوں کے لئے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ کی بدولت قومی ترقی میں شمولیت زیادہ آسان اور نفع بخش ہے۔

کسان اور دوسرے محنت کش آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ ضرور بچاتے ہیں۔ ان کی بچت کو زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے حکومت نے تین سال کی مدت کے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں۔

- منافع ۸ فیصد سے زیادہ اور اس پر ٹیکس نہیں لگتا۔
- تین سال سے پہلے بھی کسی وقت بھنائے جا سکتے ہیں
- منافع ہر چھ مہینے بعد۔ سرٹیفکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجئے اور منافع لے لیجئے
- انہیں ہر شخص ۲۵۰۰۰ روپے تک کے خرید سکتا ہے

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے
مضبوط وطن کیلئے

قومی بچت کے دفتروں ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Adarts KOC 2/73

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پریس کے تہ خانہ کی کھدائی کیلئے ربوہ کے احمدی بچوں کے وقار عمل

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اطفال ربوہ بیس روز سے پریس کے تہ خانہ کی کھدائی میں خدام اور انصار کے ساتھ مل کر وقار عمل میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور ہر روز مسلسل کئی کئی گھنٹے کام کرتے رہے ہیں۔ ۸ اور ۹ اپریل کو خصوصی طور پر اطفال الاحمدیہ کا اجتماعی وقار عمل ہوا۔ دونوں دن قریباً چھ صد اطفال نے بڑی محنت والہانہ جذبہ اور خلوص کے ساتھ قریباً ۲½ گھنٹے وقار عمل منایا۔ اس موقعہ پر اطفال کی ایک مووی فلم بھی لی گئی۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

بیگم صاحبہ میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میری پیاری ممانی جان بیگم صاحبہ محترم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم ۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۷۳ء کی درمیانی شب کو رات کے ڈیڑھ بجے کراچی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم سید داؤد مظفر شاہ صاحب)

وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک

مجلس انصار اللہ کے ناظمین اور زعماء صاحبان اس بات کا جائزہ لیں کہ انہوں نے وقف عارضی کی تحریک میں کتنا حصہ لیا ہے۔ پروگرام کے ماتحت اس کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ پر عاید ہوتی ہے۔ اس تعلق میں اپنی ذمہ داری کو پورا فرمائیں۔ اور اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو مغربی افریقہ کے لئے آٹھ دس احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے (۱) ایسے احمدی ڈاکٹر اپنے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (۲) جماعتوں کے صدر صاحبان اپنے علاقے کے احمدی ڈاکٹروں کے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں خواہ وہ کسی اور جگہ کام کرتے ہوں (۳) احمدی دوست اپنے رشتہ دار اور احمدی ڈاکٹروں کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں خواہ وہ پاکستان میں ہوں یا باہر ہوں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ڈاکٹر صاحبان کی توجہ کیلئے

بعض بیرونی ممالک میں ڈاکٹر صاحبان کے لئے گورنمنٹ کی ملازمت یا ذاتی پریکٹس کے مواقع موجود ہیں۔ جو دوست دلچسپی رکھتے ہوں وہ وکالت تبشیر سے رابطہ قائم کریں۔ (نائب وکیل التبشیر ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد ایم ربوہ)

۲۔ میرے شوہر رانا محمد اسلم صاحب طاہر مینیجر شیزان کراچی کا ایک حادثہ میں بائیں ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے۔ دیگر شدید چوٹیں بھی آئی ہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل اور رحم کے ساتھ جلد صحت یاب کرے۔ اور کوئی نقص باقی نہ رہے۔ آمین

(ڈاکٹر بیگم صادقہ طاہر کراچی)

۳۔ میرے والد محمد خدا بخش صاحب عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد جمال۔ جمال بیکری ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

راولپنڈی ۱۳ اپریل۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی توثیق کر دی ہے آئین کی توثیق پریذیڈنسی کی ایک خصوصی تقریب میں کی گئی۔ صدر پاکستان نے مستقل آئین پر دستخط کرتے ہوئے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور عوام کا دستور ہے اور عوام ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ صدر نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پاکستان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے گا اور عوام کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گا پاکستان کے عوام اللہ تعالیٰ سے ہدایت حاصل کر کے نئے آئین کے مطابق اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں گے۔ اور اس کا تحفظ کریں گے۔ آئین کی توثیق کے بعد مرکزی وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی کی قیادت میں ملک کے استحکام اور سالمیت کے تحفظ اور عوام کی بہبود کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

اسلام آباد ۱۳ اپریل۔ قومی اسمبلی کے ۱۲۳ ارکان نے مستقل آئین کے اصل مسودے پر دستخط کر دیئے۔ آٹھ ارکان میر علی احمد تالپور (پیپلز پارٹی) عبدالحمید جتوئی (پیپلز پارٹی) عبدالخالق (پیپلز پارٹی) میاں محمود علی قصوری (آزاد) احمد رضا قصوری (آزاد) مخدوم نور محمد (آزاد) ڈاکٹر عبدالحمید بلوچ اور نواب خیر بخش مری (نیپ) نے دستخط نہیں کئے۔ آئین کی دستاویز پر دستخط کرنے کی تقریب خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ اور ایوان بار بار تالیوں سے گونجتا رہا۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تمام مسائل طے ہونے تک انفرادی مسئلوں کو زیادہ عرصے تک التواء میں رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں کہا کہ اگر کسی ایک مسئلے پر اتفاق رائے ہو جائے تو دونوں ملکوں کے تعلقات معمول پر لانے میں مدد ملے گی۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ ہندوستان ماہرین کی سطح پر پاکستان کے ساتھ بات چیت کے لئے تیار ہے لیکن پاکستان کی طرف سے ابھی تک ایسی کوئی تجویز نہیں آئی ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا جنگی قیدیوں کی واپسی کا مسئلہ منصفانہ اور تسلی بخش طریقے سے طے ہونا چاہیئے۔ اب جب کہ بنگلہ دیش ایک حقیقت ہے پاکستان کی طرف سے اس حقیقت کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستانی جنگی قیدیوں نے مشترکہ کمان کے سامنے ہتھیار ڈالے تھے ہم بنگلہ دیش کی اجازت کے بغیر جنگی قیدی رہا نہیں کر سکتے ہم کسی بیرونی دباؤ میں نہیں آئیں گے۔

ٹوکیو ۱۳ اپریل۔ پاکستان نے بین الاقوامی کنسورشیم کو مطلع کر دیا ہے کہ یکم جون ۱۹۷۳ء سے پاکستان بنگلہ دیش کے ذمہ واجب الادا قرضوں کی رقوم کی ادائیگی بند کر دے گا مگر باور کیا جاتا ہے کہ کنسورشیم کے ایک رکن جاپان نے پاکستان کے اس موقف پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور اس کا اصرار ہے کہ پاکستان قرضوں کی ان رقوم کی ادائیگی بھی بدستور جاری رکھے جو پاکستان سے علیحدہ ہونے والے مشرقی صوبے میں خرچ ہوئے ہیں۔

بیروت ۱۳ اپریل فلسطینی فدائین نے دھمکی دی ہے کہ لبنان میں امریکی مفادات کا صفایا کر دیا جائے گا۔ اور بیروت اور سیدون میں اسرائیلی کمانڈوز کے فلسطینی فدائین کے ٹھکانوں پر حملے اور تین فلسطینی رہنماؤں کی موت کا بدلہ لیا جائے گا۔ اس دھمکی کے پیش نظر اسرائیل کی ٹیبل ٹینس ٹیم جو یوگوسلاویہ میں عالمی مقابلوں میں حصہ لینے گئی تھی تل ابیب واپس لوٹ آئی ہے فلسطینی فدائین کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اسرائیلی کمانڈوز کے حملہ کے خلاف انتقامی کارروائی کی جائے گی۔ اور ممکن ہے کہ لبنان میں امریکی مفادات کو بھی نشانہ بنانا پڑے۔

فوری ضرورت

ایک مخلص تجربہ کار مخلص سٹینو گرافر کی فوری ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی امیدوار اپنی درخواستیں مع سفارش امیر مقامی جلد بپتہ ذیل پر بھجوائیں:- مینیجر شاہ نواز میڈیکل سٹور

۲۶ شاہراہ قائد اعظم لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴